طاہر شاہ یوسف زئی

رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے ۔

وَمَآ اَرسَلنٰکَ اِلّا رَحمَۃً للعلمین (ترجمہ) "(اے) محمدؐ ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نہ صرف انسانوں کے لیے بلکہ تمام کائنات کے لیے سراپا رحمت ومحبت تھے۔ اس رحمت عامہ میں مومن کافر اور ساری مخلوق شامل ہے اور مومنین کے لیے خاص طور پر رؤف ورحیم بنایا۔ عالمین عالم کی جمع ہے جس میں ساری مخلوقات، انسان، جن، حیوانات۔ جمادات سب شامل ہیں۔ حضورؐ کا ان چیزوں کے لیے رحمت ہونا اس طرح ہے کہ تمام کائنات کی حقیقی روح اللہ کا ذکر اور اس کی عبادت ہے یہی وجہ ہے کہ جس وقت زمین سے یہ روح نکل جائے گی اور (از روئے حدیث) زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہوگا تو ان سب چیزوں کو موت یعنی قیامت آجائے گی اور جب ذکر اللہ وعبادت کا ان سب چیزوں کی روح ہونا معلوم ہوگیا تو رسول اللہؐ کا ان سب چیزوں کے لیے رحمت ہونا خود بخود ظاہر ہوگیا۔ کیونکہ اس دنیا میں قیامت تک ذکر اللہ اور عبادت آپؐ ہی کے دم قدم اور تعلیمات سے قائم ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انما انا رحمۃ مھداۃ یعنی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی رحمت ہوں (اخرجہ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ) اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا انا رحمۃ مھداۃ برفع قوم وخفض آخرین۔ یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی رحمت ہوں تاکہ (اللہ کے حکم ماننے والی) ایک قوم کو سربلند کروں اور دوسری قوم (جو اللہ کے حکم ماننے والی نہیں) کو پست کردوں (ابن کثیر کذافی معارف القرآن)۔ اسی حدیث پاک کی تشریح ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمائی کہ میں اللہ تعالیٰ کی وہ رحمت ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تحفہ کے طور پر عطا فرمایا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کا ہدیہ قبول کیا وہ کامیاب ہوجائے گا اور جس نے قبول نہ کیا وہ ذلیل اور خوار ہوگا۔

آپؐ اپنی ذات کے لحاظ سے مجسم رحمت ہیں خالص انفرادی اور ذاتی معاملات میں بھی آپؐ کی یہ خصوصیت نمایاں رہی مثلاً دکھی انسانیت کی ہمدردی اور مظلوموں کی شدید حمایت آپؐ کے خاص اوصاف تھے۔ یتیموں اور بے بسوں کی مدد کرنا آپؐ کا محبوب مشغلہ تھا۔ نبوت ملنے کے بعد امت کے لیے آپؐ کی

رحمت و محبت میں اور اضافہ ہوا، جو لوگ آپؐ کو ایذائیں اور گالیاں دیتے تھے تو آپؐ ان سے حسن سلوک کرتے اور رو رو کر دعائیں مانگتے ۔ قرآن مجید میں آپؐ کی اس بے پناہ شفقت اور محبت کا ذکر نہایت بلیغ الفاظ میں فرمایا ہے ارشاد پاک ہے ۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (ترجمہ) بے شک تمہارے پاس تم ہی سے ایک رسول آیا ہے جسے تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہے تمہاری (بھلائی کے معاملے میں) بہت حریص ہیں اور مومنوں پر بہت شفیق اور مہربان ہیں" (التوبہ)

آپؐ کی رحمت کا سایہ صرف نسل انسانی کے لیے مخصوص نہیں، بلکہ تمام عالم حیوانات بھی اس رحمت کاملہ سے مستفید ہوتے رہے۔ آپؐ کے سامنے جب کسی حیوان پر ظلم ہوتا تھا تو آپؐ ظلم کرنے والے کو منع کرتے تھے۔ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضورؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ آپؐ ایک ضرورت کے لیے وہاں سے تھوڑی دیر کے لیے تشریف لے گئے۔ اس درمیان ہم نے ایک چھوٹی چڑیا دیکھی اس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے دونوں بچے لے لیے وہ یہ دیکھ کر اپنے پروں کو پھڑپھڑانے لگی آپؐ تشریف لائے اور پوچھا کہ کس نے اس کے بچے چھین کر اس کو تکلیف پہنچائی ہے۔ پھر آپؐ نے حکم دیا کہ اس کے بچے واپس کر دیں یہاں ہم نے چونٹیوں کی ایک آبادی دیکھی اور اس کو جلا دیا آپؐ نے فرمایا اس کو کس نے جلایا ہے ہم نے عرض کیا کہ ہم لوگوں نے آپؐ نے فرمایا کہ آگ سے عذاب دینے کا حق صرف آگ کے رب کو ہے ۔

آپؐ کے پیغام نبوت نے انسانوں کو جہالت، شرک اور مظالم کی وادیوں سے نکالا، آپؐ کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ بتوں اور پتھروں کے آگے جھکی ہوئی پیشانیوں کو اپنے مالک حقیقی سے روشناس کرایا جس کی بدولت انسان میں اپنی عظمت اور شرافت کا احساس پیدا ہوا۔ آپؐ نے ذات پات کی ڈسی ہوئی انسانیت کو وحدت انسانی کا شعور دلایا اور احترام انسانیت کا پیغام دیا۔ آپؐ نے بتایا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور زمین پر خدا کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے سب سے زیادہ قابل احترام ہے۔ حضورؐ کی بے پناہ رحمت کے نتیجے میں دنیا کی رُت بدل گئی انسانوں کے مزاج بدل گئے۔ دلوں میں خدا کی محبت کا شعلہ بھڑکا، انسانوں کو ان کے جائز حقوق دلائے گئے عورتوں اور کمزور طبقات کو ان کا صحیح مقام ملا۔ آپؐ کا یہ پیغام روز قیامت تک تمام انسانیت کے لیے مشعل راہ کی حیثیت سے زندہ و تابندہ رہے گا۔